85

وقت اور موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ

(فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا

آج جمعہ کا دن ہے۔ اور اس دن کا بھی وہ حصہ ہے کہ جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔ یہ وہ وقت اور وہ گھڑی ہے کہ جس گھڑی اور ساعت میں تمام دنیا کے ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے کاموں اور اپنے اپنے شغلوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ایسے وقت اور ایسی گھڑی میں جبکہ تمام لوگ اپنے اپنے کاموں اور شغلوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان میں ایسے مصروف اور منہمک ہیں کہ ان کو کسی اور طرف توجہ بھی نہیں ایسے وقت میں ایک مومن اپنا سب کچھ بھلا کر محض اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کا جلال اس کی عظمت اور اس کی شوکت ظاہر ہو سکے مقدس مقام میں حاضر ہوتا ہے۔ تاکہ سب مل کر اپنی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اس کے فضلوں اور اس کے احسانوں کا جو کہ روحانی اور جسمانی طور پر اس کی طرف سے ان پر ہوئے شکریہ ادا کریں۔

یہ وہ وقت ہے کہ باقی دنیا تو لہو و لعب ہنسی اور کھیل میں مشغول ہے۔ وہ لوگ جو گورنمنٹ کے ساتھ کسی نہ کسی ملازمت کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک عرصہ سے ان چھٹیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ اس وقت وہ ان تعطیلوں کا حظ اور لطف اٹھا رہے ہیں۔ بعض وہ ہیں جن کو اپنی بیوی بچوں کے ملنے کی انتظار تھی۔ وہ ان کی ملاقات سے اس وقت خوش ہو رہے ہیں۔ بعض وہ ہیں۔ جنہوں نے کئی ضروری کاروبار اس وقت پر چھوڑ رکھے تھے۔ وہ اپنے ان ضروری کاروبار میں مصروف ہیں۔ اور دوکاندار اپنی تجارت اور سوداگری میں مشغول ہیں۔ غرض ہر ایک اپنے مقصد کو حاصل کر کے خوش ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس اچھے دن کا میں نے اچھا نفع حاصل کیا۔

لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو ان تمام لذات سے منہ پھیر کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کی بندگی اور پرستش کے لئے اس کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ یہ وہ وقت اور یہ وہ گھڑی ہے کہ لاکھوں گاؤں اور قصبوں کے لوگ ان رخصتوں سے اپنے اپنے رنگ میں جسمانی فوائد اور نفسانی حظ اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ برطانیہ یا عیسائیوں کے ملکوں اور حکومتوں میں رہنے کے سبب ان ایام سے لطف اور حظ اٹھانے کا موقعہ ان کو حاصل ہوتا ہے۔ کوئی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ملنے کے لئے جا رہا ہے۔ کوئی اپنی بیوی کے شوق میں اور کوئی اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کی ملاقات کی غرض سے خوش خوش جا رہا ہے۔ غرض اس وقت وہ سب کے سب اپنے اپنے رنگ میں دینی اور دینوی فوائد اور قریب کے نفع حاصل کرنے کی خوشی میں مست اور سرشار ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں جبکہ لوگ اپنی لذتوں اور اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہیں ایک جماعت ہے۔ جو اپنی تمام لذتوں کو ترک کرکے اور اپنی تمام خواہشات کو پامال کر کے گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن ہو کر سفر کی صعوبت اور اس کچی سڑک کی تکلیف اور موسم کی سردی برداشت کر کے اور اپنے عزیز اموال کو خرچ کر کے اپنی لذتوں اور نفعوں پر لات مار کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے تا کہ اس کی بزرگی اور جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ اس مقدس مقام قادیان میں حاضر ہوئے ہیں۔

پس یہ دن ایک بزرگ دن ہے اور یہ گھڑی ایک مبارک گھڑی ہے اور یہ مقام نہایت مبارک مقام ہے۔ اور جمعوں میں سے یہ مبارک جمعہ ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے جلال اور اس کی عظمت کے اظہار کے لئے اور اس لئے کہ اس کے دین کی حفاظت ہو اس مقدس مقام کی طرف اس جماعت نے ایسے وقت میں اور ایسی حالت میں رخ کیا۔ جبکہ لوگ بڑے شوق سے اپنی اپنی لذتوں اور اپنی اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ مقام وہ مقام ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے۔ اور اس کو تمام جہان کے لئے ام قرار دیا ہے کہ ہر ایک فیض دنیا کو اسی مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ مقام خاص اہمیت رکھنے والا مقام ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس مبارک اجتماع اور اس مبارک دن سے جو آنے والے عظیم الشان دنوں کا مقدمہ ہے۔ قدر کریں اور پورا فائدہ اٹھائیں۔

جب ہم نے ہر ایک لذت اور ہر ایک آرام کو ان ایام کے عظیم الشان نفع کے لئے قربان کر دیا۔ تو پھر ہماری تمام تر توجہ اسی امر کی طرف ہونی چاہیئے کہ ان دنوں کے اجتماع سے بڑے سے

بڑے نفع ہم حاصل کریں جو عقلمند ہوتا ہے۔ وہ اپنے کسی کام کو رائیگان نہیں جانے دیتا بلکہ وہ وقت اور موقعہ کو غنیمت جان کر اپنے کام کو نقصان سے بچاتا ہے پس جب آپ لوگ اپنی جانوں کو تکلیف میں ڈال کر اپنی خواہشوں اور لذتوں سے الگ ہو کر ایک جگہ جمع ہوئے ہیں اور باوجود اس مبارک اجتماع اور اس نادر موقع کے حاصل ہونے کے اگر آپ لوگ ان برکات اور فیوض سے اپنے آپ کو محروم کر دیں جو اس مبارک اور مقدس مقام اور اجتماع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو پھر آپ کی مثال ایسی ہی ہو گی کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

پس اے عزیزو! اور اے دوستو! جو ان دنوں اس مقدس مقام اور مبارک دن اور مبارک گھڑی اور مبارک تقریب پر جمع ہوئے ہو۔ تم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اس کے جلال کے اظہار کے لئے اس وقت کی قدر کرو تا کہ آپ پر اور آپ کی نسلوں پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور تا کہ جس طرح دنوں میں سے اس نے اس دن کو چنا اور اس تقریب کو چنا اور اس مبارک مقام کو چنا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ تم کو بھی چن لے اور اپنے خاص بندوں میں شامل کر لے اور جس طرح اس نے تم کو اپنی بزرگی اور اسلام کے نام کے لئے ایک مقام پر جمع کیا اس کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کے جلال کے لئے اور اسلام کے نام کے لئے تمام دنیا اور تمام ملکوں کے لوگ اس کی بزرگی اور اس کے جلال کے اظہار کے لئے ایک جگہ جمع ہوں۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو پسند کیا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ ان سب کو اپنی پسندیدہ قوم بنائے اور جس طرح یہ گھر خدا کا گھر ہے۔ اس طرح تم سب کو اس گھر کے آدمی بنائے۔ پس اس مدعا کے حصول کے لئے ان دنوں اور وقتوں کو بلکہ منٹوں اور سیکنڈوں کو خدائی رضا میں اور اس کی مشیت کے پورا کرنے میں صرف کرو اور ایک ایک منٹ اور ایک ایک سیکنڈ کو غنیمت جانو۔

یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنے دین کی خدمت تم کو عطا کی۔ ادھر ادھر پھر کر یونہی وقت ضائع نہ کرو اور غنیمت جانو کہ یہ دن اور یہ موقعہ ایک دفعہ پھر تم کو حاصل ہو گیا۔ اس لئے سب مل کر عبادت الٰہی اور دعاؤں میں حصہ لے کر خدا کے جلال کو ظاہر کرو۔ کیونکہ یہ موقعہ اور یہ دن خدا تعالیٰ کی نصرتوں اور برکات کے نزول اور قبولیت دعا کے دن ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے **یداللہ علی الجماعۃ**[1] کہ خدا کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے پس یہ وہ موقعہ ہے کہ مختلف شہروں اور مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کے دوست یہاں جمع ہیں۔ پس یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ آپ کے سر پر ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ اس قدر آپ کے قریب ہے تو آپ زیادہ سے زیادہ ان دنوں سے فائدہ اٹھائیں کسی کو

کیا معلوم کہ اگلا جلسہ اس کو نصیب ہوتا ہے یا نہیں اور یہ بابرکت موقع اس کو پھر بھی میسر آتا ہے یا نہیں الاان یشاء اللہ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے۔ اس کو فراموش نہ کریں۔ اور عقل و دانش کا یہ تقاضا ہے کہ ان گھڑیوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی باتوں کو توجہ سے سنو اور دوسروں کو سناؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو سب دنیا کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

دنیا کی کوئی قوم ہماری مددگار نہیں۔ پس آپ خدا سے دعائیں کریں کہ وہ ہمارا ہو جائے۔ جب وہ ہمارا ہو جائے تو کسی قوم کی عداوت ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کی بہت بڑی شان ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور انکساری اور خشوع و خضوع میں ان کے برابر کوئی نہیں ہوتا۔ اور خدا تعالیٰ کی ان پر نظر ہوتی ہے۔ ایسے قرب کے مقام پر ہوتے ہوئے بھی جہاں پر حضرت مسیح موعود نے اور دوستوں کو ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں دعا کے لئے فرمایا وہاں مجھے بھی دعا کے لئے ارشاد فرمایا اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ اور یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ مذہب کا بھی کوئی ایسا احساس نہیں ہوتا۔

میں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر میں پولیس کے لوگ جمع ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی ہیں۔ پاتھیوں کا (اوپلوں کا) ڈھیر ہے۔ جس کو وہ آگ لگانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب بھی وہ آگ لگاتے ہیں۔ آگ بجھ جاتی ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ آؤ تیل ڈال کر پھر آگ لگائیں۔ تب انہوں نے تیل ڈالا۔ لیکن پھر بھی آگ نہ لگی۔ اس وقت میری نظر اوپر کی طرف گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ ایک لکڑی پر موٹے الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ خدا کے بندوں کو کوئی نہیں جلا سکتا۔ پس اگر خدا ہمارا ہو جائے اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے۔ تو دنیا ہزار روکیں ہماری راہ میں پیدا کرے۔ ہمارا کچھ نقصان نہیں کر سکتی۔ اور اگر خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ تو دنیا کی بادشاہتیں اور حکومتیں بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔

اس وقت ہماری مثال ایک بچے اور اس کی ماں کی مثال ہو گی کہ وہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھ کر دل میں کسی کا بھی خوف و خطرہ نہیں رکھتا۔ اس کو اپنی ماں پر ایسا ناز اور ایسا گھمنڈ ہوتا ہے کہ اگر اس کو کوئی چھیڑے۔ تو وہ جھٹ کہہ دیتا ہے کہ میں اپنی ماں سے کہہ دوں گا۔ اس وقت ایک بادشاہ بھی اس کو ڈرا نہیں سکتا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کا اپنی ماں پر ایسا گمان سچا ہے یا جھوٹا۔ مگر اس کے نزدیک جو کچھ ہے اس کی ماں ہی ہے۔ جس کی شہ پر وہ کسی کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ حالانکہ

بعض وقت اس کی ماں اس گھر کی نوکر اور خادمہ ہوتی ہے۔ پس جب ہم اپنے مولیٰ کی گود میں آ جائیں گے جو کہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ تو پھر ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ہم فوراً کہہ دیں گے کہ اگر ہمیں چھیڑا تو ہم اپنے مولیٰ سے کہہ دیں گے۔

پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی عظمت اور اپنے جلال اور اپنی بے انتہا قدرتوں کا مظہر بنا دے۔ اور اس کی شان اور عظمت تمام دنیا اور اس کے ہر ہر گوشہ میں ظاہر ہو۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے لئے اور اس کے دین کی خاطر اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیں اور ہماری نسلوں کو بھی توفیق عطا فرما دے اور کوئی وسوسہ ہمیں اس سے جدا نہ کر سکے۔ وہ ہمارا ہو اور ہم اس کے ہو جائیں۔ اللّٰھم اٰمین میں اس امر کا بھی اعلان کرتا ہوں کہ اس سفر کے دوران میں اور اس کے بعد بھی بعض صدمات مجھ کو اور جماعت کو پہنچے ہیں۔ جو ایک حیثیت سے تمام جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ وہ موتیں ہیں۔ جو اس تھوڑے سے عرصہ میں واقعہ ہوئی ہیں میں ان تمام دوستوں کا نمازیں جمع کرنے کے بعد جنازہ پڑھوں گا اور اپنی بیوی مرحومہ کا بھی جنازہ پڑھوں گا کیونکہ عورتوں کا بھی حق ہوتا ہے اور مجھ پر تو ان کا بہت بڑا حق ہے۔ جس کو میں کسی طرح بھی بھلا نہیں سکتا اس لحاظ سے بھی کہ وہ استاذی المکرم حضرت خلیفہ اول کی لڑکی تھیں۔ اسی طرح جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں نے وفات پائی ہے۔ میر صاحب ہیں۔ میر محمد سعید صاحب اور جماعت لیگاس کے پریذیڈنٹ اور سیلون کے سیکرٹری اور شیخ فضل کریم صاحب وہ بھی نہایت مخلص آدمی تھے۔ ان سب کا اور اپنے گھر والوں کا بھی نماز کے بعد جنازہ پڑھوں گا۔ تاکہ سب دوست دعا میں شریک ہو جائیں

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۵ء)

[1]: مجمع بحار الانوار جلد ۳ زیر لفظ ید